بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in   محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے اُمور بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ جو بشری طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔

غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ احزاب میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔

گذشتہ خطبے میں مَیں نے کھانے میں برکت کے واقعے کا ذکر کیا تھا اسی طرح کا کھجوروں میں برکت کا بھی واقعہ ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں نے میرے کپڑوں میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر مجھے کہا کہ یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ اور کہنا کہ یہ تمہارا صبح کا کھانا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں وہ کھجوریں لے کر اپنے والد اور ماموں کو ڈھونڈتے ہوئے آنحضور ﷺ کے پاس سے گزری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکی! یہ تیرے پاس کیا چیز ہے؟ مَیں نے عرض کی کہ یہ کھجوریں ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ! یہ کھجوریں مجھے دے دو۔ مَیں نے وہ کھجوریں آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آپؐ نے ان کھجوروں کو دو کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کو کہا کہ سب لوگوں کو کھانے کے لیے بلالو، چنانچہ سب لوگ آگئے اور کھجوریں کھانے لگے اور وہ کھجوریں زیادہ ہونے لگیں یہاں تک کہ جب سب کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کناروں سے گر رہی تھیں۔

کھانے میں برکت کا ایک اَور واقعہ بیان کرنے کے بعد حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالے سے 'سالک' کے مقام اور 'لقا' کے مرتبے کے متعلق فرمایا کہ وہ خدا کا ایسا قرب حاصل کرلیتا ہے کہ جیسے آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے ایسے چھپالیتی ہے کہ بظاہر بجز آگ کے کچھ نظر نہیں آتا۔ فرمایا کہ اس درجہ لقا میں

بعض اوقات انسان سے ایسے اُمور بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ جو بشری طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگِ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعے سے نہیں بلکہ اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے الٰہی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

خندق کی کھدائی کے دوران کئی منافقین نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ کھدائی کے کام میں سُستی کی اور وہ تھوڑا سا کام کرتے اور رسول اللہ ﷺ کو بتائے اور اجازت لیے بغیر گھروں کو کھسک جاتے۔ جبکہ مومنوں کو اگر کوئی حاجت پیش آتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتے اور آنحضرت ﷺ انہیں اجازت دے دیتے۔

روایات کے مطابق ابوسفیان کے لشکر کی آمد سے تین دن قبل خندق تیار ہو چکی تھی۔ اب منصوبے کے مطابق بچوں اور نَوجوانوں کو اُن قلعوں کی جانب بھیج دیا گیا جہاں عورتوں کو حفاظت کے لیے منتقل کیا گیا تھا البتہ جن کی عمر پندرہ برس سے زائد تھی انہیں اجازت دی گئی کہ اگر چاہیں تو یہاں رہیں اور چاہیں تو قلعوں کی طرف چلے جائیں۔

آنحضرت ﷺ نے مدینے میں اپنا نائب ابن امّ مکتومؓ کو بنایا۔ خندق کے پاس آنحضرت ﷺ کیلئے چمڑے کا خیمہ لگایا گیا۔ مہاجرین کا پرچم حضرت زید بن حارثہؓ جبکہ انصار کا پرچم حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تھا۔

مسلمانوں کی تعداد کے متعلق مؤرخین نے بہت اختلاف کیا ہے اور یہ تعداد سات سَو سے لے کر تین ہزار تک بیان ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کمال فراست سے ان تمام روایات میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جنگِ احزاب کے تین حصّے تھے ایک حصّہ اس کا وہ تھا جب ابھی دشمن مدینے کے سامنے نہیں آیا تھا اور خندق کھودی جا رہی تھی۔ اس کام میں کم سے کم مٹی ڈھونے کی خدمت بچّے بھی کر سکتے تھے اور بعض عورتیں بھی یہ کام کر سکتی تھیں۔ پس جب تک خندق کھودنے کا کام رہا مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ پھر جب دشمن آ گیا اور لڑائی شروع ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اُن تمام لڑکوں کو جو پندرہ سال سے کم عمر تھے انہیں چلے جانے کا حکم دیا اور جو پندرہ سال کے تھے انہیں اجازت دی کہ خواہ ٹھہریں خواہ چلے جائیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے

کہ خندق کھودنے کے وقت مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی اور جنگ کے وقت کم ہوگئی۔ بارہ سَو کی تعداد اس وقت کی ہے جب جنگ شروع ہوگئی۔ جب جنگ کے دوران میں بنو قریظہ کفار کے لشکر سے مل گئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ مدینے پر اچانک حملہ کر دیں تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے مدینے کی اس جہت کی حفاظت بھی ضروری سمجھی جس سمت بنو قریظہ تھے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر آپؐ نے دو لشکر عورتوں کی حفاظت کے لیے روانہ کیے جن میں سے ایک لشکر دو سَو جبکہ دوسرا لشکر تین سَو سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ اس طرح جب بارہ سو سپاہیوں میں سے پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لیے چلے گئے تو بارہ سو کا لشکر سات سو کا رہ گیا۔

ابوسفیان کی قیادت میں قبائل کی فوج نے مدینے پہنچ کر خندق کے گرد ڈیرے ڈال دیے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب لشکرِ کفار مدینے کے قریب پہنچا تو اپنے سامنے خندق کو پا کر حیران رہ گیا۔ چنانچہ کفار نے خندق کے گرد محاصرے کے رنگ میں ڈیرے ڈال لیے اور خندق کے کمزور حصّوں سے حملہ آور ہونے کے مواقع تلاش کرنے لگے۔ جب دشمن خندق عبور کرنے میں ناکام رہا تو اور چالیں چلنے لگا۔ مشرکین نے باہم فیصلہ کیا کہ قبیلہ بنو قریظہ کو اپنے ساتھ ملایا جائے تا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کیے اپنے عہد کو توڑ دیں اور مسلمانوں پر اندر سے حملہ آور ہو جائیں۔ چنانچہ اس بھیانک سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حُیی بن اخطب بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد کے پاس گیا۔ ابتداءً کعب نے حُیی کے لیے دروازہ بھی نہ کھولا اور صاف جواب دیا کہ مَیں محمد صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ معاہدہ کر چکا ہوں اور مَیں نے محمد صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو ہمیشہ وعدوں کو پورا کرنے والا پایا ہے۔ تاہم حُیی کے بے حد اصرار پر کعب نے نہ صرف دروازہ کھول دیا بلکہ اس کی تحریک پر مسلمانوں کے خلاف اس بھیانک سازش میں شامل بھی ہو گیا اور مسلمانوں کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو توڑ دیا۔

اس مرحلے پر بنو قریظہ کے یہود میں سے چند افراد جو نیک فطرت تھے وہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس چلے گئے اور اسلام بھی قبول کر لیا۔ جب عمر بن خطابؓ کے ذریعے رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو بنو قریظہ کی عہد شکنی کی خبر ملی تو آپؐ نے بنو قریظہ کے پاس سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ کو بعض دیگر صحابہ کے ساتھ بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ اگر یہ خبر درست ہو تو سب کے سامنے بلند آواز سے نہ بتانا بلکہ اشارے کنایے میں بات بتانا۔ جب یہ لوگ بنو قریظہ کے پاس پہنچے تو کعب بن اسد ان لوگوں کے ساتھ بہت حقارت سے پیش آیا اور معاہدے سے صاف منکر ہو گیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ وہ بدبخت (کعب بن اسد) اس وفد سے نہایت مغرورانہ انداز سے ملا اور سعدین کی طرف سے معاہدے کے ذکر پر اس نے اور اس کے قبیلے کے لوگوں نے کہا کہ جاؤ! ہمارا تمہارا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ کعب بن اسد کا جواب سننے کے بعد اس وفد نے واپس آکر اشارے کنایے میں

آنحضور ﷺ کو بنو قریظہ کی معاہدہ شکنی کے متعلق بتا دیا۔ آنحضور ﷺ ان اعصاب شکن اور ہوش و حواس کھو دینے والے لمحات میں کچھ دیر خاموش رہے اور اس خبر کا آپؐ پر کوئی اثر نہ ہوا، کوئی عام آدمی ہوتا تو اس کے اعصاب ٹوٹ جاتے۔ تھوڑی دیر توقف کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اے مومنو کی جماعت! اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مَیں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں گا اور اس کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور قیصر و کسریٰ ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔

جنگِ خندق کی تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ خدام اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گو کہ موسم کی پیش گوئی یہی ہے کہ شاید بارشیں ہوتی رہیں لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تمام پروگرام ان کے آرام سے ہو جائیں۔ خدام ان دنوں میں روحانی اور علمی معیار بڑھانے کی بھی کوشش کریں۔ جن دعاؤں اور درود کی طرف مَیں نے توجہ دلائی تھی اور تحریک کی تھی ان دنوں میں اس طرف خاص توجہ رکھیں اور ہمیشہ انہیں دہراتے رہیں۔

خطبے کے آخری حصّے میں حضورِ انور نے چار مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

۱۔ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب (واقفِ زندگی) آف ربوہ۔ مرحوم بوقتِ وفات نائب ناظر دیوان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ۲۔ مکرم ڈاکٹر شیخ ریاض الحسن صاحب ابن مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب مرحوم۔ مرحوم کو بطور واقفِ زندگی تقریباً بیس برس سے زائد عرصہ افریقہ اور پاکستان میں خدمتِ انسانیت کی توفیق ملی۔ ۳۔ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب ربوہ۔ مرحوم بوقتِ وفات صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور انچارج ترتیب و ریکارڈ (نائب ناظر) خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ۴۔ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب آف جھنگ۔ مرحوم کو لمبا عرصہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اسیر ان کی خدمت کے حوالے سے مرحوم کو نہایت قابلِ قدر خدمات کی توفیق ملی۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔